# آل سعود کی خدمات جلیلہ

اور

# احادیث طیبہ و تاریخی حقائق

حضرت علامہ مولانا
مفتی ظہور احمد جلالی

تحریک تحفظِ حرمین شریفین، پاکستان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آل سعود ربیعی اقتدار کے سو سال (۱۳۱۹ھ تا ۱۴۱۹ھ) مکمل ہونے پر حکومتی ادارہ دارۃ الملک عبدالعزیز ریاض نے بڑے اہتمام سے " الاطلس التاریخی للمملکۃ العربیۃ السعودیۃ" کے نام سے ۱۴۱۹ھ میں اپنی تاریخ پر جامع کتاب شائع کروائی۔ اس کی تنقیح کرتے ہوئے ۱۴۲۱ھ بمطابق ۲۰۰۰ء میں اس کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا گیا تھا ۔اس وقت اس ادارہ کے سربراہ سلمان بن عبدالعزیز تھے۔ جو کہ اب خادم الحرمین الشریفین، جلالۃ الملک اور شاہ معظم کے عہدہ پر ترقی کر چکے ہیں۔اس کتاب کی تقدیم میں درج ہے کہ اس کی تیاری میں تقریباً تمام حکومتی ادارے اور جامعات شامل ہیں۔بالخصوص سلمان بن عبدالعزیز کی ماتحتی میں ۵۸ اعلیٰ تعلیم یافتہ شخصیات از قسم ڈاکٹرز، پروفیسرز اور مھندسین نے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔(ص ۱۲۔۱۳) دیگر شرکاء کو شامل کرتے ہوئے تقریباً ۱۲۸ نجدیوں کی جانکاہ کاوشوں سے یہ عظیم اطلس منظر عام پر آیا ہے۔

الاطلس التاریخی ص:۲۸۰

اس عظیم الاطلس التاریخی کا سب سے اہم اور بڑا ماخذ و مصدر عثمان بن عبداللہ بن بشر نجدی کی کتاب "عنوان المجد فی تاریخ نجد" ہے۔ جو کہ ۱۲۷۰ھ کی تالیف ہے اور سعودی نجدی حکومت کی اپنی شائع کردہ ہے۔

## آل سعود کا نسبی تعارف

آل سعود کا نسب بکر بن وائل کے قبائل میں سے بنو حنیفہ سے جاملتا ہے۔ آگے چل کر وائل بن عنزہ سے ملتے ہوئے جدیلہ بن اسد بن ربیعہ بن نزار بن معد بن عدنان سے جاملتا ہے۔ الاطلس التاریخی ص:۳۵

یعنی آل سعود بنو حنیفہ کے واسطہ سے ربیعہ قبیلہ کی ایک ذیلی شاخ ہے۔اور بنو حنیفہ قبیلہ ظہور اسلام سے قبل یمامہ (نجد) میں واقع وادیء حنیفہ کے آس پاس مقیم تھا۔اور مسیلمہ کذاب کا تعلق بھی بنو حنیفہ سے تھا۔ تیسری صدی ہجری میں کسی وجہ سے یہ قبیلہ عرب کے مختلف علاقوں میں منتشر ہو گیا۔ ۸۰۵ھ میں آل سعود کا جد اعلی مانع مریدی اپنا خاندان لے کر جزیرۂ عرب کے مشرقی علاقوں سے ریاض کے قریب العارض میں چلا آیا۔ وہاں انہوں نے درعیہ کے نام سے ایک بستی بسائی اور آل سعود کا رئیس سعود بن محمد اور اس کے بعد زید بن مرخان اس گاؤں کے چوہدری کی حیثیت سے امیر دیہہ بن گئے۔قبیلہ ربیعہ سے نکلنے والی شاخ بکر بن وائل سے پھوٹنے والی فرع بنو حنیفہ کے ایک فرد سعود بن محمد موجودہ نجدی حکومت کا جد اعلی ٹھہرا تو یہ لوگ آل سعود کے بلند نام سے جہان بھر میں مشہور ہو گئے۔اسی سعود کے بیٹے محمد بن سعود نے ۱۱۳۹ھ بمطابق ۱۷۲۷ء میں اس قصبہ کی امارت ہاتھ میں لی اور

(۱۱۵۷ھ بمطابق ۱۷۴۴ء میں شیخ محمد بن عبدالوہاب سے عہد و میثاق کے نتیجہ میں) امام محمد بن سعود قرار پایا۔

الاطلس التاریخی للمملکۃ العربیۃ السعودیۃ ص:۳۵

آل سعود کے موقر ترین تاریخی مصدر وماخذ ''عنوان المجد فی تاریخ نجد'' کے مطابق نجد کی علمی، عملی، روحانی، فنی، اعتقادی، امن وسکون کی حالت روز اول سے کیسی چلی آ رہی ہے؟

اس کا جواب دیتے ہوئے

عثمان بن عبداللہ بن بشر لکھتے ہیں

جان لو کہ اللہ تعالی آپ کے حالات پر رحم کرے کہ جزیرۂ نجد اختلاف اور فتنوں کا مقام ہے۔شر وفساد، لوٹ مار، سختیوں سرکشی، قریہ قریہ گاؤں گاؤں اور شہر شہر قتل وغارت کا ملجا وماوی ہے۔قبائل عرب کی جاہلانہ نخوت وتکبر ان کے رگ وریشہ میں داخل ہے گھروں اور بازاروں کو جنگ وجدل کا میدان بنائے رکھتے ہیں۔ان کی آپس میں جنگیں ہوتی ہی رہتی ہیں اور سفر کرنا دشوار رہا ہے۔یہ سلسلہ قدیم دور سے چلا آ رہا ہے اور چل رہا ہے۔اس خطہ میں پاکیزہ افراد مغلوب اور خبیث لوگ غالب اور قابض رہے ہیں۔تو اس خطہ میں شیخ نجدی نے تحریک کا آغاز کیا۔

عنوان المجد فی تاریخ نجد ص:۲۴۲

اس وقت فقیر کے سامنے بخاری شریف اور اس کی شرح عمدۃ القاری اور فتح الباری موجود ہیں بندہ ان کی زیارت سے آنکھیں ٹھنڈی کر رہا ہے۔

بخاری شریف کی حدیث شریف نمبر ۵۵۷، ۹۹۶، ۱۰۰۷، ۱۲۳۸، ۱۲۷۶، ۱۲۹۱، ۱۲۹۴، ۱۳۶۲ کی سند کے متعلق امام احناف امام المحد ثین علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں ان رواتہ کلھم کوفیون اور بخاری شریف کی حدیث شریف نمبر ۱۵۹، ۵۲۸، ۵۳۴، ۷۸۲، ۱۰۷۲، ۱۲۷۷، ۱۳۲۹ کی اسناد کے متعلق امام عینی فرماتے

ہیں ان رواتہ کلھم مدنیون ۔بخاری حدیث شریف نمبر۵۵۳،۷۸۳،۷۹۸،۹۹۵،۱۰۰۲،۱۰۷۸،۱۰۸۱، ۱۲۴۸، ۱۲۶۵، ۱۲۷۹، ۱۳۳۸ کی سندوں کے متعلق امام عینی علیہ الرحمہ کا ارشاد ہے ان رواتہ کلھم بصریون۔

برادرم حضرت مولانا صاحبزادہ محمد عمر وسنپوری زید لطفہ نے بذریعہ کمپیوٹر نیٹ سے معلوم کر کے بتایا کہ فتح الباری میں بخاری شریف کی ۱۳۹ اسناد کو بصری ۱۳۱ اسناد کو مدنی اور ۱۰۶ اسناد کو کوفی محدثین کی روایات بتایا گیا ہے۔یعنی ان اسناد کے سارے کے سارے راوی بصرہ کے محدث ہیں کوفہ کے محدث ہیں مدینہ شریف کے محدث ہیں۔

اس کے برعکس بخاری شریف میں کوئی بھی ایسی حدیث شریف موجود نہیں جس کے متعلق لکھا ہو کہ ان رواتہ کلھم نجدیون کہ اس سند کے سارے کے سارے راوی نجد کے محدث ہیں۔ایسا ہرگز ہرگز نہیں ہے۔بلکہ ممکن ہے کہ بخاری شریف کی اسناد میں مذکور ہزاروں محدثین میں سے کوئی بھی محدث نجدی نہ ہو۔

جیسا کہ مولانا محمد احمد برکاتی صاحب آف بلال آباد کوٹ رادھا کشن نے بذریعہ نیٹ رکمپیوٹر دیکھ کر بتایا کہ عمدۃ القاری میں امام احناف علامہ بدرالدین عینی علیہ الرحمہ نے

بخاری شریف کی اسناد کی توضیح میں فرمایا ہے کہ ۲۳۸ اسناد کے سارے کے ساری راوی مدینہ شریف کے محدث ہیں۔۱۶۵ اسناد کے سارے کے سارے راوی بصرہ کے محدث ہیں۔

۱۴۸ اسناد کے سارے کے سارے راوی کوفہ کے محدث ہیں۔۳۹ اسناد کے سارے کے سارے راوی مصر کے محدث ہیں۔۱۳ اسناد کے سارے کے سارے راوی شام کے

محدث ہیں۔اور جن سندوں کے متعلق لکھا ہے کہ ان کے راوی مکی اور مدنی ہیں یا بصری اور کوفی ہیں یا مصری اور شامی ہیں یا مکی مدنی اور کوفی ہیں یا بصری کوفی اور مصری ہیں۔وہ یقیناً سینکڑوں سے زائد ہیں۔مگر خطہ ءنجد کی بد نصیبی ملاحظہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ کی دعاء برکت سے محروم اس خطہ ءنجد کے متعلق ایک بھی سند ایسی نہیں جس کے متعلق امام عینی یا امام ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہما نے لکھا ہو کہ اس کے سارے کے سارے راوی نجدی (نجد کے محدث) ہیں۔یا العیاذ باللہ تعالی کسی ایک سند کے بارہ میں لکھا ہو کہ اس کا فلاں راوی نجدی ہے۔

رسول اللہ ﷺ کی دعاء خیر و برکت سے محروم خطہ ءنجد کے وسط میں قبیلہ ربیعہ سے ابھرنے والا خاندان آل سعود شیخ نجدی محمد بن عبدالوہاب سے مل کر بصورت خروج عروج پانا چاہتا ہے تو والئ مصر، رجل عظیم، بطل جلیل محمد علی پاشا رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھوں ۱۲۳۳ھ میں مکمل طور پر تہ خاک ہو جاتا ہے۔یہی خاندان آل سعود (ربیعہ قبیلہ کی ایک شاخ) دوبارہ ۱۳۱۹ھ میں ریاض پر قبضہ کرتے ہوئے والئ نجد بن جاتا ہے۔اور برطانوی استعمار کے زیر سایہ انگریزی افواج کی مدد سے ۱۳۵۱ھ میں حرمین شریفین پر بندوق کی نوک پر قبضہ کرتے ہوئے جلالۃ الملک اور سلطان معظم بن جاتا ہے۔تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ربیعہ قبیلہ کو عروج حاصل ہوا۔اس سے اسلام اور اہل اسلام کو کیا فائدہ حاصل ہوا یا کس قسم کے فائدے کی توقع کی جاسکتی ہے۔آیئے حدیث شریف میں اس کی تلاش کریں۔چنانچہ حدیث شریف میں ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

**اذااختلف الناس فالحق فی مضر و اذاعزت ربیعة فذلك ذُلُّ الاسلام۔**

جب لوگوں میں اختلاف واقع ہوتو حق قبیلہ مضر میں ہوگا۔ جب ربیعہ قبیلہ عزت پا جائے گا تو یہ ان کا عزت پانا ہی اسلام کی ذلت ہے

مسند ابویعلی موصلی ۲۵۱۳

اس الاطلس التاریخی کے ص ۱۸۳ کے مطابق نجدیوں کا سلسلہ جنگ وجدال بالمسلمین جاری رہا حتی کہ سلطان نجد عبدالعزیز کی (گورنر) شریفِ مکہ مکرمہ سید حسین ہاشمی کے ساتھ ۱۳۲۸ھ میں پہلی لڑائی ہوئی۔ یعنی سید حسین ہاشمی شریف مکہ مضری اور عبدالعزیز نجدی ربیعی کی صورت میں لوگوں میں اختلاف واقع ہوا۔ یہ لڑائی سقوط حجاز مقدس ۱۳۴۴ھ ۱۹۲۵ء تک جاری رہی۔ کوئی صاحب بصیرت اس حدیث شریف کی روشنی میں یہ بتانے کی زحمت گوارہ فرمائے گا کہ مضری وہاشمی گورنر مکہ مکرمہ سید حسین اور اس کے اصحاب حق پر تھے یا نجدی وربیعی عبدالعزیز اور اس کے حواری؟

دوسری حدیث شریف میں اس سے زیادہ وضاحت ہے جس کے راوی حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالی عنہ ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

**اذا عزت ربیعة ذل الاسلام ولایزال اللہ یعز الاسلام واهله وینقص الشرك واهله ماعزت مضر والیمن۔**

کہ جب ربیعہ قبیلہ عزت پا جائے گا تو اسلام ذلیل (مغلوب) ہو جائے گا۔ اللہ تعالی ہمیشہ اسلام اور اہل اسلام کو عزت سے سرفراز کرتا رہے گا اور شرک اور مشرکوں کو کم کرتا رہے گا جب تک مضر اور یمن (والے) عزت سے (غالب) رہیں گے۔

تاریخ دمشق لابن عساکر ج ۶۴ ص ۳۰۲ حدیث شریف نمبر: ۱۳۲۴۲۔ مطبوعہ دار الفکر بیروت

اس حدیث شریف میں پہلی اہم بات یہ ہے کہ قبیلہء ربیعہ کو اس کے دور عروج میں اسلام کا مجرم قرار دیا گیا ہے۔ کہ ان سے کسی بھلائی کی توقع تو بڑی دور کی بات ہے یہ ربیعی (آل سعود) اسلام کی سر بلندی کے دشمن پستی اور ذلت کے موجب ہوں گے۔

دوسری اہم بات یہ ہے کہ اسلام اور مسلمانوں کی عزت کا سامان فراہم کرنے کی سعادت مضر اور یمن کو حاصل ہوگی نہ کہ ربیعہ کو۔

تیسری اہم بات یہ ہے کہ شرک اور مشرکوں پر کاری ضرب لگانے کی سعادت بھی مضر ویمن کے حصہ میں لکھی گئی ہے۔ نہ کہ اسلام کے مجرموں ربیعہ کے حصہ میں۔

چوتھی اہم بات یہ ہے کہ یہ ربیعہ کے لوگ (آل سعود) جس چیز کو شرک سمجھ کر اس کو مٹانے کے درپے ہوں گے (روضہ مقدسہ پر حاضری کے وقت درود وسلام عرض کرنے، قصیدہ نعتیہ عرض کرنے کو شرک کا نام دینا وغیرہ) وہی حقیقی اسلام ہوگا نہ کہ ان خوارج کا من گھڑت اسلام اور خانہ ساز عقیدہء توحید۔

چونکہ یہ بات حدیث شریف میں آچکی ہے کہ ربیعہ کے لوگوں کا عروج پانا ہی اسلام کی ذلت (پستی) ہے۔ لہذا اس نے ہو کر ہی رہنا تھا جو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ آل سعود ربیعہ کا موجودہ دور ۱۳۵۱ھ بمطابق ۱۹۳۲ء سے شروع ہوا اور اسرائیل کا ملک بھی دنیا کے نقشے پر ابھر آیا یہ دور جاری ہے۔ ان کے نصیب میں کوئی ایک بھی ایسی سعادت نہیں آئی کہ اہل بصیرت اسے اسلام کی عزت اور کفر کی ذلت کا نام دے سکیں ۔فقیر یہ بات حدیث شریف کے حوالہ سے لکھ رہا ہے اور لکھتا چلا آرہا ہے اور کسی مدعی

حدیث فہمی میں دم خم ہے تو ان مذکورہ حدیثوں کی وضاحت کرے ہم شکر گزار ہوں گے۔

الحقيقة الاولى (نمبر۱) یہ بات حقیقت ہے حجاج کرام اور زائرین حرمین شریفین کے ذریعہ آل سعود ربیعہ کی حکومت کو اربوں ڈالر آمدن ہوتی ہے۔ کیا کوئی ماہر اکاؤنٹ وضاحت کرسکتا ہے کہ اس کا کتنا حصہ حرمین شریفین کی تعمیر و توسیع اور ضروریات پر خرچ ہوتا ہے اور کتنا حصہ آل سعود ربیعی شہزادوں کی عیاشیوں پر خرچ ہوتا ہے؟۔ اور کتنا حصہ فرقہ واریت کے فروغ کے لیے ان کے ایجنٹوں کی تجوریوں میں چلا جاتا ہے؟

الحقيقة الثانية (نمبر۲) کیا کوئی صاحب بصیرت بتا سکتا ہے کہ مشہور کانگرسی دیوبندی عالم مولوی حسین احمد مدنی نے الشہاب الثاقب میں ان کو ۷۔۸ بار وہابیہ خبیثہ، وہابیہ خبیثہ، وہابیہ خبیثہ لکھا، ان کے عقائد کا رد بلیغ کیا اور انہیں ظالم، باغی، خونخوار، قاتل، ڈاکو اور یہود و نصاریٰ و مجوس و ہنود سے مبغوض تر قرار دیا ہے۔ کیا کسی کانگرسی مولوی کو ایسا تبصرہ زیب دیتا ہے؟

الحقيقة الثالثة (نمبر۳) حجاز مقدس سے نکلنے والا سونا اور دیگر معدنیات اور سیال سونا یعنی تیل سے جس قدر آمدن ہوتی ہے کوئی صاحب نظر یہ بتانا پسند کرے گا کہ اس کا کتنا حصہ مختلف طریقوں سے کفار لے جاتے ہیں اور باقی ماندہ سے کتنا حصہ آل سعود آل ربیعہ کی اندرون ملک اور بیرون ملک شہ خرچیوں کی نذر ہو جاتا ہے۔ اور عوام کو اس سے کتنے فی صد حصہ ملتا ہے؟

الحقيقة الرابعة (نمبر۴) آل سعود ربیعی کی حکومت مختلف مدوں میں پاکستان سمیت جن مسلمان ملکوں کی مدد کرتی ہے کیا کوئی صاحب بصیرت یہ بتانے کی زحمت گوارہ

فرمائے گا کہ یہ حجاج و معتمرین سے حاصل شدہ آمدن سے کم ہے یا زیادہ اور کس قدر؟

**الحقیقة الخامسة (نمبر۵)** کسی ملک کی پیشگی مدد کرتے ہوئے اس ملک کی بہادر، جری قوت ایمانی اور زور بازو سے لبریز فوج کے حصول کی کوشش کرنا۔ کوئی صاحب بصیرت یہ بتاتے ہوئے احسان کرے گا کہ کسی خاندان بالخصوص حدیث شریف کے مطابق اسلام کی موجودہ پستی کے ذمہ دار خاندان کی حکومت کو تحفظ فراہم کرنے کیلیے خالص اسلامی فوج کو بھیجنا دیانت داری کی دنیا میں کیا حیثیت رکھتا ہے۔؟

**الحقیقة السادسة (نمبر۶)** | جب حرمین شریفین کو کوئی خطرہ نہ ہو۔ اور کوئی خاندانی حکومت بالخصوص اسلام کی مجرم حکومت دوسرے مسلمان علاقہ میں بے جا فوج کشی کرے اور اسے تحفظ حرمین شریفین کا نام دے۔ اسے اصحاب نظر و فکر کیا نام دیں گے؟

**الحقیقة السابعة (نمبر۷)** | جن سزاؤں کا اسلام میں نام تک نہ ہو مثلاً منشیات کی سزا موت وغیرہ انہیں اپنی دہشت طاری کرنے کیلیے اسلامی سزائیں قرار دے کر نافذ کرنا کیسا ہے؟

**الحقیقة الثامنة (نمبر۸)** | خندق کے مقامات پر سات مساجد کا وجود ہر دور میں اسلام کی عظمت اور صحابہ کرام علیھم الرضوان کی عظیم قربانیوں کی پہچان رہا ہو۔ سڑکوں کی توسیع کا بہانہ بنا کر ان کو صفحہ ہستی سے مٹانا کیسا ہے؟ جب کہ حدیث شریف میں تو مدینہ شریف کے ٹیلوں کو مٹانے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

**نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن هدم اطام المدينةو قال انهازينة المدينة ـ قال احمد و النهى عندنا على التحريم حتى تقوم دلالة بانه على التنزيه دون**

التحریم۔

کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ (شریف) کے ٹیلوں کو گرانے سے منع فرمایا اور فرمایا یہ مدینہ (طیبہ) کی زینت ہیں۔

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں ہمارے نزدیک نہی حرمت کے لیے ہے ۔(یعنی ٹیلے گرانا حرام ہے)۔تا آنکہ نہی تنزیہی پر دلالت نہ مل جائے۔

معرفۃ السنن والاثار للبیھقی حدیث شریف نمبر ۲۸۱۱

مدینہ شریف کی زینت ٹیلے ختم کرنا بالخصوص حنبلی مسلک کے دعویداروں کے ہاتھوں صریحاً ارتکاب حرام ہے۔

**الحقیقۃ التاسعۃ (نمبر۹)** | مخدومہء کائنات، سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلیھم اجمعین کی والدہ ماجدہ کے متعلق (خاکم بدہن) انتہائی غلیظ عقیدہ رکھتے ہوئے ان کی قبر انور کو بلڈوز کرنا کیسا ہے؟

**الحقیقۃ العاشرۃ (نمبر۱۰)** | کفار جس اسلامی ملک پر جب چاہیں جہاں چاہیں جیسے چاہیں حملہ کریں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کریمہ پر ناپاک حملے کرتے ہوئے گستاخانہ خاکے شائع کریں اور پوری دنیا میں عوام اہل ایمان احتجاج کریں۔اسلامی ممالک کے حکمران بے حس ہو کر بیٹھے رہیں بالخصوص مقدس مقامات کی خادمیت کے دعویدار "قبیلہء ربیعہ" آل سعود کے عیش پرست حکمران گونگے بہرے اور اپاہج بن کر دم بخود رہیں تو کیا ہمیں یہ حدیث شریف بیان کرنے کا بھی حق نہیں ہے۔؟

**اذا عزت ربیعۃ فذالک ذُلُّ الاسلام۔** کہ جب قبیلہء ربیعہ عزت پا جائے

گا تو یہ اسلام کی ذلت (پستی) ہے۔

مسند ابویعلی موصلی حدیث شریف نمبر ۲۵۱۲۳

الحقیقة الحادیة عشرة (نمبر ۱۱) | حرمین شریفین کی مقدس سرزمین پر پہنچتے ہی ایک مخصوص ٹولہ اپنی مخصوص حرکات کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ کبھی مخصوص فکر کے کتابچے تقسیم کرتا ہے۔ کبھی علماء و مشائخ کی کڑی نگرانی کرتا ہے۔ جگہ جگہ کھڑے ہو کر شرک و بدعت شرک و بدعت کی گردان کرتا ہے۔ کبھی روضہ مقدسہ پر سلام کرنے والوں کو ڈانٹتا ہوا نظر آتا ہے۔ کبھی پکڑ کر شرطوں کے حوالے کرتا ہے۔ کبھی مدینہ شریف سے جلاوطنی کے آرڈر جاری کرتا ہے۔ حتی کہ یہی مخصوص ٹولہ درس قرآن، تعلیم دین کے نام پر لوگوں پر اپنے نظریات ٹھونستا ہوا نظر آتا ہے۔ اور یہ معاملہ دنیائے اسلام کے سواد اعظم کثرھم اللہ تعالی کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ اگر کسی کے دل و دماغ میں حمیت و غیرت حیاء و عدل نام کی کوئی چیز موجود ہے تو ان حالات کو دیکھ کر اور درج ذیل حدیث شریف صاف دل سے پڑھ کر صدق دل سے بتائے کہ ان لوگوں کی حدیث شریف کی روشنی میں کیا حیثیت ہے۔ لو حدیث شریف حاضر ہے

یأتی علی الناس زمان یستخفی المؤمن فیھم کما یستخفی المنافق فیکم (ابن السنی عن جابر)

لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا مومن لوگوں میں اسطرح چھپتا پھرے گا جس طرح تم میں منافق چھپتا پھرتا ہے۔

کنز العمال حدیث شریف نمبر ۳۱۱۱۱

حدیث شریف میں ایک مخصوص دن کا ذکر ہے۔ جسے یوم الخلاص کا نام دیا گیا ہے۔ کہ وہ دن جس روز مدینہ طیبہ منافقوں سے مکمل طور پر پاک ہو جائے گا۔

سنن ابن ماجہ: حدیث شریف نمبر ۴۰۷۷

الحقیقة الثانیه عشرة (نمبر۱۲) حرمین شریفین پر حاضر ہوتے وقت ہر مومن کی دلی ،ایمانی خواہش ہوتی ہے کہ وہ ان مقدس مقامات کی زیارت کرے جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف نسبت حاصل ہے۔ مگر اسے وہاں متبرک مقامات پر مخصوص طرز کے لوگ مخصوص فکر کی تبلیغ کرتے اور حاضری سے روکتے نظر آتے ہیں کیا کوئی صاحب ہمت انہیں یہ حدیث شریف سنانے کی زحمت گوارہ کرے گا؟

حدیث شریف نمبر۔۱ عن جبلة بن حارثةعن عمرو بن العاص انه حج فدخل شعبافقال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی هذاالشعب الخ

ترجمہ حضرت جبلہ بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ حج ادا کرنے کے بعد ایک گھاٹی میں تشریف لے گئے تو فرمایا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس گھاٹی میں ٹھہرے تھے۔ اس موقع پر ایک حدیث شریف بیان فرمائی

کنز العمال حدیث شریف نمبر ۴۶۰۱۵

حدیث شریف نمبر۔۲ عن ابی هریرة ان ابابکر الصدیق قال لابنه یابنی ان حدث فی الناس حدث فأت الغار الذی رأیتنی اختبأت فیه انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم فکن فیه فانه سیأتیك رزقك فیه غدوة وعشیة ۔(ابن ابی الدنیافی المعرفة ، والبزار وفیه موسی بن مطیر القرشی واہ)۔

حضرت ابو برزہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا کہ اے پیارے بیٹے اگر لوگوں میں کوئی حادثہ رونما ہو جائے تو اس غار میں پہنچ جانا جہاں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھپا تھا۔ وہاں تمارے پاس صبح وشام رزق پہنچ جائے گا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں عقیدت ومحبت سے حاضری پر تبرّ ے کرنے والی ربیعی قوم کو فقیر کی طرف سے یہ حدیث شریف بھی سنادو۔ ممکن ہے کہ انہیں اگر آل شیخ نجدی سے الگ ہو کر سوچنے کا موقع ملے۔ تو حقیقت کو تسلیم کر لیں جو کہ بظاہر بہت مشکل ہے۔ بہر حال حدیث شریف یہ ہے

حدیث شریف نمبر۔۳ اعن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه قال ذکرت لی الشجرة التی اوی الیها موسی نبی الله علیہ وسلم فسرت الیها یومین و لیلتین ثم صبحتها فاذا هی خضراء ترف فصلیت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسلمت فاهوی الیها بعیری وهو جائع فاخذ ملأ فیه وهو جائع فلاکه فلم یستطع ان یسیغه فلفظه فصلیت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانصرفت۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میرے سامنے اس درخت کا ذکر ہوا جس کے پاس جا کر حضرت موسی علیہ السلام نے پناہ لی تھی۔

تو میں وہاں پہنچنے کیلیے مسلسل دو دن اور دو راتیں سفر کرتا رہا۔ اگلی صبح میں وہاں پہنچا تو دیکھا کہ سرسبز وشاداب ہے اس کی شاخیں لہرا رہی ہیں۔ تو میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام کا تحفہ پیش کیا۔ میرا اونٹ بھوکا تھا۔ وہ اس درخت کی طرف لپکا تو شاخوں

سے منہ بھر لیا۔ وہ بھوکا تھا اسے چبانا شروع کر دیا مگر انہیں نگل نہ سکا اور انہیں پھینک دیا۔ میں نے نبی ﷺ کی بارگاہ میں درود و سلام کا تحفہ پیش کیا اور واپس چلا آیا۔

محدث حاکم فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شریف صحیح الاسناد ہے۔ مستدرک للحاکم ص:۱۸۰ ج:۳

مرکز نزول توراۃ شریف کی طرف حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ مسلسل دو دن اور دو راتیں سفر فرمائیں اور وہاں جا کر درود و سلام کے تحفے پیش کریں۔ جو کہ عین توحید عین اسلام اور عین حقیقت ہے۔ تو کیا وجہ ہے حج کیلیے مکہ شریف میں موجود ہوتے ہوئے مرکز نزول قرآن کریم غار حرا پر کوئی غلام حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرے تو معاذ اللہ ثم معاذ اللہ یہ شرک بدعت اور حرام بن جائے؟ یہ فرق کیوں ہے؟

**الحقیقة الثالثة عشرة** (نمبر۱۳) کیا کوئی صاحب بصیرت یہ بتانے کی زحمت گوارہ فرمائے گا کہ ابن عبدالوہاب نجدی اور ابن سعود اول کے گٹھ جوڑ (۱۱۵۷ھ بمطابق ۱۷۴۴ء) سے شیخ نجدی کے فوت ہونے (۱۲۰۶ھ بمطابق ۱۷۹۲ء) تک کتنے مسلمانوں کو مشرک کہہ کر قتل کیا گیا۔ اور اس کے بعد آج تک کتنے مسلمانوں کو مشرک کہہ کر تہہ تیغ کیا گیا۔ اور آل سعود کے عروج کے روز اول سے آج تک کتنے یہودی نصرانی واقعی مشرک ہندو یا دیگر غیر مسلم ان کی تلوار کی زد میں آئے ہیں؟ نوٹ یہ حدیث شریف بھی پیش نظر رہے۔

**یقتلون اھل الاسلام ویدعون اھل الاوثان** خوارج مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑیں گے۔ نسائی شریف حدیث شریف نمبر ۴۱۰۴

**فاعتبروا یااولی الابصار** راقم آثم ظہور احمد

(حوالہ: الاطلس التاریخی للمملکۃ العربیۃ السعودیۃ ص ۳۶ مطبوعہ السعودیہ طبع دوم)